خطبہ جمعہ

بعنوان

علم اُٹھتا جا رہا ہے!

سلسلۃ منبر الحکمۃ

201

بتاریخ: 12 جون 2020
بمطابق: ۲۰ شوال ۱٤٤۱ ھج

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

﴿وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۞ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۞ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۞﴾ [البقرة: 155۔157]

”صبر کرنے والوں کو بشارت سنا دیجیے۔ جنہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ کہتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی طرف سے رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔“

کبار علماء کا سانحہ ارتحال:

آنکھیں نم ہیں ...... دِل غم زدہ ہے ......طبیعت افسردہ ہے......رُوح بے چین ہے......اور دماغ اس حقیقت کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں کہ ہم اتنے بڑے سانحے سے گزر چکے ہیں۔ سانحہ بھی ایک نہیں بلکہ بہت سے سانحات۔ پھر ایک سے بڑھ کر ایک۔ یہ ماہ جماعت اہل حدیث پر یوں کوہِ گراں بن کر ٹوٹا کہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ایسے ایسے کبار علماء وشیوخ ہمیں داغِ مفارقت دے گئے کہ ان میں سے ہر ایک ایسے مقام کے حامل تھے کہ ان کی رحلت سے پیدا ہونے والا خلا پُر نہیں ہوسکتا تھا۔

جامعہ محمدیہ (گوجراں والا) کے مہتمم مولانا عبد الحمید ہزاروی رحمہ اللہ، جامعہ محمدیہ (اوکاڑہ) کے شیخ الحدیث مولانا عبد الرشید ہزاروی رحمہ اللہ، عالم جلیل پروفیسر حافظ ثناء اللہ خان رحمہ اللہ، بابائے قراءت اُستاذ القراء قاری محمد یحییٰ رسول نگری رحمہ اللہ، وفاق المدارس کے ناظم امتحانات پروفیسر عبد الرحمٰن لدھیانوی رحمہ اللہ، فضیلۃ الشیخ استاذ العلماء مولانا یونس بٹ رحمہ اللہ، مصنف کتبِ کثیرہ مولانا ابویحییٰ محمد زکریا زاہد رحمہ اللہ ...... یہ وہ معزز، مکرم اور بزرگ شخصیات ہیں جو حالیہ دِنوں میں یکے بعد دیگرے ہم سے ہمیشہ کے لیے جدا ہوگئی ہیں۔

اس سے پہلے سن 1987 اہل حدیثوں کے لیے غم کا سال ثابت ہوا تھا۔ جس میں شہدائے قلعہ لچھمن سنگھ سمیت جلیل القدر شیوخ اور علماء کرام داغِ مفارقت دے گئے تھے۔ جس سے نہ صرف ہمارا اسٹیج ویران ہوا تھا بلکہ مسند حدیث کا گلشن بھی اُجڑ گیا تھا۔ تب ہماری جماعت کے یہ ہیرے ہم سے رخصت ہوئے تھے: امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شہید رحمہ اللہ ، علامہ حبیب الرحمٰن یزدانی شہید رحمہ اللہ ، مولانا عبدالخالق قدوسی رحمہ اللہ ، مولانا محمد خان نجیب رحمہ اللہ ، شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی رحمہ اللہ ، شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ ، شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق سرگودھوی رحمہ اللہ اور شیخ الحدیث مولانا علی محمد سعیدی رحمہ اللہ ۔

33 سال کے بعد یہ سال بھی ہمارے لیے غم کا سال بن گیا ہے۔ ایک بزرگ کا غم ابھی ہلکا نہیں ہوا ہوتا تھا کہ دوسرے عالم کی وفات کی خبر کانوں میں پڑ جاتی۔ ہم سے بچھڑ جانے والے ان علماء میں سے ہر شخصیت اپنے علمی میدان کی شہسوار اور نابغہ روزگار تھی۔ ان میں سے کسی ایک کی بھی موت عام موت نہیں ہے بلکہ مَـوتُ الـعَـالِـمِ مَـوتُ الـعَـالَـم کے مصداق پورے جہان کی موت ہے۔ اس لیے کہ جب عالم کی وفات ہوتی ہے تو اس کے ساتھ علم بھی رخصت ہو جاتا ہے۔ لوگوں کی تعلیم، تربیت اور شرعی راہنمائی کا ایک سلسہ؛ اگر چہ ختم نہیں ہوتا لیکن کسی حد تک متاثر ضرور ہوتا ہے اور قیامت کی یہ نشانی ہے کہ یہ مبارک سلسلہ متاثر ہوتے ہوتے بالآخر ختم ہو جائے گا۔ الامان والحفیظ!

یہ تمام علماء وہ تھے کہ عقیدہ توحید کا بے میل تصور ان سب کا طرہ امتیاز تھا اور یہی اصل ایمان ہے۔ پھر یہ تمام تر شخصیات اس بنا پر لائقِ صد داد و تحسین اور مستحقِ بے حساب ادب و احترام ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگیاں قرآن و سنت کی خدمت کے لیے وقف کر رکھی تھیں۔ کلام اللہ اور کلامِ رسول اللہ ﷺ کو پڑھانے، سمجھانے اور پھیلانے کو ہی اپنی زندگی کا مشن بنائے رکھا اور اس پر کسی اور کام کو کبھی ترجیح نہ دی۔ دس بیس یا سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں بزرگ ان شخصیات نے ایسے علماء پیدا کیے جو اشاعتِ دین کے مختلف میدانوں میں آج بھی سرگرم عمل ہیں اور آگے وہ بھی سینکڑوں، ہزاروں طلبہ کو ان سے سیکھا ہوا علم سکھا چکے ہیں۔ گویا ان مرحومین و مغفورین سے پھوٹنے والے علم کے چشمۂ صافی سے لاکھوں لوگ سیراب ہو سکے ہیں اور ان کے لیے تاقیات صدقہ جاریہ بن چکے ہیں۔

سبحان اللہ! کس قدر عظیم سعادت ہے کہ ربِ کریم نے انہیں نہ صرف اپنے دِین کی خدمت کے لیے چن رکھا تھا بلکہ ان کے فیض کو جاری بھی فرما دیا تھا۔ پھر اس سب سے بڑھ کر خوش بختی تو یہ ہے کہ یہ ہستیاں سرکارِ دو عالم ﷺ کی ایک بہت ہی خوب صورت دعا کی بھی مستحق ٹھہری ہیں۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِی فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا))

''اللہ تعالیٰ اس آدمی کو شاداب وسلامت رکھے جس نے میری بات کو سنا، پھر اس کو دِل و دماغ میں محفوظ اور یاد رکھا اور (پھر دوسرے لوگوں تک) اسے پہنچا دِیا۔''

[صحیح] سنن الترمذی، أبواب العلم، باب ما جاء فی الحث علی تبلیغ السماع، ح: 2658

ان بزرگوں کی تو زندگیاں ہی قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کی تعلیم اور تبلیغ و ترویج کے لیے وقف تھیں۔ جنہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دنیا میں ہی پیارے پیغمبر ﷺ کی اتنی پیاری دعا مل گئی وہ آخرت میں بھی ان شاءاللہ ضرور سرخرو ہوں گے۔

علم کا خاتمہ اور جہالت کا پھیلنا، علامتِ قیامت:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ وَيَثْبُتَ الجَهْلُ))

''بلاشبہ قیامت کی نشانیوں میں سے (یہ بھی) ہے کہ علم کو اُٹھالیا جائے گا اور جہالت باقی رہ جائے گی۔''

صحیح البخاری، كتاب العلم، باب رفع العلم وظهور الجهل، ح: 80 ۔ صحیح مسلم، كتاب العلم، باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن فی آخر الزمان، ح: 2671

سیدنا عبداللہ اور سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا العِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الهَرْجُ)) وَالهَرْجُ: القَتْلُ.

''یقیناً قیامت سے کچھ ایام پہلے جہالت عام ہو جائے گی، علم کو اُٹھالیا جائے گا اور ھرج کی کثرت ہو جائے گی۔'' ھرج سے مراد قتل و غارت۔

صحیح البخاری، كتاب الفتن، باب ظهور الفتن، ح: 7062

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ العَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الهَرْجُ)) قَالُوا: وَمَا الهَرْجُ؟ قَالَ: ((القَتْلُ القَتْلُ)).

''وقت بڑی تیزی سے گزرے گا، عمل کم ہوتا جائے گا، دِلوں میں بخیلی سما جائے گی اور ھرج کی کثرت ہو جائے گی۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: ھرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قتل و غارت، خون ریزی۔''

صحیح البخاری، كتاب الأدب، باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، ح: 6037 ۔ صحیح مسلم، كتاب العلم، باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن فی آخر الزمان، ح: 157

امام ابن بطال رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَجَمِيعُ مَا تَضَمَّنَهُ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنَ الْأَشْرَاطِ قَدْ رَأَيْنَاهَا عِيَانًا فَقَدْ نَقَصَ الْعِلْمُ وَظَهَرَ الْجَهْلُ وَأُلْقِيَ الشُّحُّ فِي الْقُلُوبِ وَعَمَّتِ الْفِتَنُ وَكَثُرَ الْقَتْلُ.

''اس حدیث کے ضمن میں آنے والی تمام علاماتِ قیامت کو ہم واضح طور پر دیکھ چکے ہیں۔ علم بھی کم ہو گیا ہے، جہالت عیاں ہو چکی ہے، لوگوں کے دِلوں میں بخیلی (اور مال کی محبت) ڈال دی گئی ہے، فتنے ٹوٹ پڑے ہیں اور قتل و غارت گری کی بہتات ہو چکی ہے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فتح الباری لابن حجر: 13/ 16

اس علم سے مراد کتاب وسنت کا علم ہے، یعنی وہ علم جو انبیاء کرام علیہم السلام سے وراثت میں ملتا ہے، اس لیے کہ علماء ہی انبیاء کے وارث ہوتے ہیں اور ان کی رحلت سے علم بھی کوچ کر جاتا ہے، سنتوں پر عمل متروک ہو جاتا ہے، بدعتوں کا ظہور ہونے لگتا ہے اور جہالت عام ہو جاتی ہے۔

اس لیے کہ علماء ہوں گے تو علم پھیلتا رہے گا، سنتیں زندہ رہیں گے، بدعات کی نشاندہی اور جہالت کا خاتمہ ہوتا رہے گا، جب علماء ہی رحلت فرما جائیں گے تو پھر یہ تمام مبارک کام کس نے کرنے ہیں؟ پھر تو پیچھے ایسے لوگ ہی بچ جائیں گے جو علمی لحاظ سے کوتاہ قد ہوں گے اور خود ہی گمراہی کا شکار ہوں گے، انہوں نے پھر لوگوں کو بھی گمراہ ہی کرنا ہے۔

علم کے اُٹھنے سے علماء کا فوت ہونا مراد ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((إِنَّ اللّٰهَ لاَ يَقْبِضُ العِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ العِبَادِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ العِلْمَ بِقَبْضِ العُلَمَاءِ، حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا))

”اللہ تعالیٰ (دین کے) علم کو ایسے نہیں اٹھائے گا کہ بندوں کے سینوں سے نکال لے بلکہ وہ اہلِ علم کو موت دے کر علم کو اُٹھائے گا۔ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنا لیں گے۔ ان سے مسائل پوچھے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتوے دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

صحیح البخاری، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، ح: 100

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ يُبَيِّنُ أَنَّ الْمُرَادَ بِقَبْضِ الْعِلْمِ لَيْسَ هُوَ مَحْوُهُ مِنْ صُدُورِ حُفَّاظِهِ وَلٰكِنْ مَعْنَاهُ أَنَّهُ يَمُوتُ حَمَلَتُهُ وَيَتَّخِذُ النَّاسُ جُهَّالًا يَحْكُمُونَ بِجَهَالَاتِهِمْ فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ.

”یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ علم کے اُٹھ جانے سے مراد علم کے نگہبانوں کے سینوں سے علم کو ختم کر دینا نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب ہے کہ علم کے حاملین وفات پا جائیں گے اور لوگ جاہلوں سے راہنمائی لینے لگیں گے، جو اپنی جہالت کے مطابق فیصلے صادر کریں گے، وہ خود تو گمراہ ہوں گے ہی لیکن اپنے ساتھ دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

شرح صحیح مسلم للنووی: 16/ 223

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عالم کی موت سے زمین کی خرابی و ویرانی:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا﴾ [الرعد: 41]

''کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے کم کرتے چلے آرہے ہیں؟۔''

کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

خَرَابُهَا بِمَوْتِ فُقَهَائِهَا وَعُلَمَائِهَا وَاَهْلِ الْخَيْرِ مِنْهَا.

''زمین کی خرابی و ویرانی اس کے فقہاء، علماء اور اہلِ خیر کی موت سے ہوتی ہے۔''

تفسیر ابن کثیر: 4/ 472

اسی ضمن میں ایک عرب شاعر کا شعر ہے:

اَلْأَرْضُ تَحْيَا اِذَا مَا عَاشَ عَالِمُهَا
حَتّٰى يَمُتْ عَالِمٌ مِنْهَا يَمُتْ طَرْفٌ

''زمین اس وقت تک زندہ و شاداب رہتی ہے جب تک اس کا عالم زندہ رہے، جب عالم کی وفات ہو جائے تو زمین کا ایک حصہ ساتھ ہی مر جاتا ہے۔''

متبعِ سنت کی موت کا صدمہ!

امام ایوب السختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيَبْلُغُنِي أَنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ مَاتَ فَكَأَنَّمَا أَفْقِدُ بَعْضَ أَعْضَائِي.

''جب مجھے اہل السنۃ کے کسی فرد کی موت کی اطلاع ملتی ہے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں اپنے جسم کے ایک عضو سے محروم ہو گیا ہوں۔''

حلية الأولياء: 3/ 9

صدمے کا یہ اظہار اہل السنۃ کے ایک عام فرد کے متعلق ہے، اس سے اندازہ کیجیے کہ ایک متبعِ سنت عالم کی موت کا صدمہ اور سانحہ کس قدر سخت ہو گا؟!

علماء کے وجود کی برکات:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْبَرَكَةُ مَعَ أَكَابِرِكُمْ))

''تمہارے اکابر کے وجود سے ہی برکت ہے۔''

[صحيح] صحيح ابن حبان: 559 ـ صحيح الجامع الصغير: 2884

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

علماء کے وجود کے ثمرات:

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَو لَا الْعُلَمَاءُ لَصَارَ النَّاسُ مِثْلَ الْبَهَائِمِ.

''اگر علماء نہ ہوں تو لوگ جانوروں جیسے ہو جائیں۔''

صيد الخاطر لابن الجوزى، ص: 193

اس لیے کہ علماء ہی تعلیم وتربیت کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں اور معاشرے کو علم کے نور سے منور کرتے ہیں، تو اگر علماء میسر نہ ہوں تو لوگ علم وشعور کی دولت سے محروم رہیں گے، سو جس شخص میں علم ہو نہ شعور؛ وہ جانوروں جیسی ہی زندگی بسر کرتا ہے، کہ نہ وہ حقوق اللہ سے باخبر ہوتا ہے اور نہ ہی اسے حقوق العباد کا پاس ولحاظ ہوتا ہے۔

علماء درخشندہ ستارے ہیں:

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں:

مَثَلُ الْعُلَمَاءِ فِى النَّاسِ كَمَثَلِ النُّجُومِ فِى السَّمَاءِ ، يُهْتَدَى بِهَا.

''لوگوں میں اہلِ علم کی مثال ایسے ہی ہے جیسے آسمان میں ستارے ہوتے ہیں، کہ جن کے ذریعے سے راہنمائی لی جاتی ہے۔''

أخلاق العلماء للآجرى: 29

عالم کا خلا کوئی نہیں پُر کر سکتا!

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَوْتُ الْعَالِمِ ثُلْمَةٌ فِى الإِسْلَامِ لَا تَسُدُّهَا شَىءٌ مَا طُرِدَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ.

''عالم کی موت اسلام کی عمارت میں ایسا شگاف ہے جسے کوئی چیز پُر نہیں کر سکتی، خواہ کتنے ہی شب وروز گزر جائیں۔''

جامع بيان العلم و فضله: 1/ 595

علمِ قلیل سے بھی محرومی:

مؤرخِ اسلام امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ ''لوگوں کو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔'' آج اس تھوڑے علم میں سے بھی تھوڑا سا ہی باقی رہ گیا ہے۔ (علم والے) لوگ بھی تھوڑے سے ہی باقی رہ گئے ہیں اور پھر ان میں باعمل لوگ اس سے بھی تھوڑے ہیں۔

تذكرة الحفاظ: 3/ 1031

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اندازہ کیجیے کہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے یہ بات اپنے دور کے حساب سے فرمائی ہے، جب کہ اہلِ علم کی بہتات تھی اور علم کی قدر بھی تھی۔ اس اعتبار سے آج ہماری علمی و عملی ابتری کا کیا عالم ہے؟!

ہم عمل سے عاری قوم:

سیدنا زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ کسی چیز کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

((ذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ))

''یہ علم کے چلے جانے کے وقت ہوگا۔''

میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! علم کیسے چلا جائے گا جبکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں، اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں اور ہمارے بیٹے اپنے بیٹوں کو پڑھائیں گے؟ قیامت تک (اسی طرح سلسلہ جاری رہے گا) نبی ﷺ نے فرمایا:

((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأَرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ، أَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى، يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ لَا يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا؟))

''زیاد! تیری ماں تجھے روئے، میں تو تجھے مدینے میں سب سے زیادہ سمجھدار آدمی سمجھتا تھا۔ کیا یہ یہودی اور عیسائی تورات اور انجیل نہیں پڑھتے؟ لیکن وہ ان میں موجود کسی حکم پر عمل نہیں کرتے۔''

[صحیح] سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب ذهاب القرآن والعلم، ح: 4048

معلوم ہوا کہ قرآن کا علم محض اس کے الفاظ کو پڑھنے اور مفہوم سیکھ لینے کا نام نہیں ہے بلکہ اس پر عمل کرنا ہی اصل علم اور مطلوبِ علم ہے۔ علاماتِ قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ قرآن کے الفاظ وکلمات کو خوب سے خوب تر پڑھنے والے اور اس کے معانی و مفاہیم کو جاننے والے علماء تو موجود ہوں گے لیکن اس علم پر عمل کرنے والے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے اس دُنیا سے رخصت ہو جائیں گے۔

نماز اور روزے سے لاعلمی:

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ حَتّٰى لَا يُدْرٰى مَا صِيَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ، وَلَيُسْرٰى عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ، فَلَا يَبْقٰى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَتَبْقٰى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ، يَقُولُونَ: أَدْرَكْنَا آبَاءَ نَا عَلٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَنَحْنُ نَقُولُهَا))

''اسلام اس طرح محو ہو جائے گا جس طرح کپڑے کے نقوش مٹ جاتے ہیں، حتیٰ کہ لوگوں کو یہ بھی معلوم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نہیں رہے گا کہ روزے کیا ہوتے ہیں، نماز کیا ہوتی ہے، قربانی اور صدقہ کیا ہوتا ہے؟ اللہ کی کتاب کو ایک ہی رات میں اُٹھا لیا جائے گا اور زمین میں اس کی ایک بھی آیت باقی نہیں رہے گی۔ لوگوں میں کچھ بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں رہ جائیں گی، جو کہیں گی: ہم نے اپنے بزرگوں کو لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ کہتے سنا تھا، سو ہم بھی یہ کہتے ہیں۔''

[صحيح] سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب ذهاب القرآن والعلم، ح: 4049

اللہ کے نام لیواؤں سے زمین خالی:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اللّٰهُ، اللّٰهُ))

''قیامت تب تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمین میں ''اللہ اللہ'' کی صدائیں بھی ختم نہ ہو جائیں۔''

صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب ذهاب الإيمان آخر الزمان، ح: 148

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس حدیث کے معنی میں دو قول بیان کرتے ہیں:

ایک قول یہ ہے کہ زمین میں برائی سے روکنے والا کوئی بھی شخص باقی نہیں رہے گا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ زمین میں اللہ کا نام لیا جانا ہی بند ہو جائے گا اور ایسا تب ہو گا جب فساد، کفر، فسق اور نافرمانیوں کی کثرت ہو جائے گی۔

النهاية فى الفتن والملاحم: 1/ 122

بزرگ علماء کی موجودگی کو غنیمت جانیں:

اہل علم بڑی تیزی کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں۔ ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم علماء کے جنازوں پر تو پہنچ جاتے ہیں لیکن ان کی زندگی میں ان کی قدر نہیں کرتے، ان کے شایانِ شان ان کی خدمت نہیں کرتے، ان سے استفادے کی کوشش نہیں کرتے۔ ہمیں اس جانب ضرور توجہ کرنی چاہیے اور بزرگ علماء کی موجودگی کو غنیمت جانتے ہوئے ان سے وہ علوم سیکھ لینے چاہئیں جن میں انہیں مہارت حاصل ہے۔ اس لیے کہ ان کی رحلت کے بعد ایسے ماہرین اور نابغہ روزگار اہلِ علم ہمیں میسر نہیں ہوں گے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا أَخَذُوا الْعِلْمَ عَنْ أَكَابِرِهِمْ ، فَإِذَا أَتَاهُمْ مِنْ أَصَاغِرِهِمْ فَقَدْ هَلَكُوا.

''لوگ تب تک خیر و بھلائی میں رہیں گے جب تک وہ اپنے اکابر سے علم حاصل کرتے رہیں گے، لیکن جب انہیں اصاغر کی طرف سے علم ملے گا تو وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

المدخل إلى السنن الكبرى: 1/ 217

علماء سے علم بھی سیکھیں اور زُہد و اخلاق بھی:

امام احمد رحمہ اللہ کے فرزند صالح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

كَانَ أَبِي يَبْعَثُ خَلْفِي إِذَا جَاءَهُ رَجُلٌ زَاهِدٌ مُتَقَشِّفٌ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ، يُحِبُّ أَنْ أَكُونَ مِثْلَهُمْ أَوْ يَرَانِي مِثْلَهُمْ.

''جب میرے والد کے پاس کوئی زاہد اور درویش قسم کا انسان آتا تو وہ مجھے بلا بھیجتے کہ میں اس کی زیارت کروں۔ان کی خواہش ہوتی تھی کہ میں بھی اس کے مانند بن جاؤں اور وہ مجھے اس جیسا بنتے دیکھ سکیں۔''

طبقات الحنابلة لابن أبي يعلى: 1/ 174

علماء کی قدر کیجیے اور احسان مند رہیے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يُجِلَّ كَبِيرَنَا، وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ))

''وہ شخص میرا اُمتی نہیں ہے جو ہمارے بڑے (بزرگ) کا احترام اور تعظیم نہ کرے، ہمارے چھوٹے (بچوں) پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے۔''

[صحيح] صحيح الجامع الصغير: 5443

اللہ اکبر! کس قدر سخت وعید ہے!!

علماء کا حق یہ ہے کہ ان کا احترام کیا جائے، ان کے مقام کو پہچانا جائے، ان سے علم سیکھا جائے، ان سے دِینی و اخلاقی تربیت لی جائے، ان کی ضروریات کا خیال رکھا جائے، شریعت نے جو ان کا مقام و مرتبہ اور فضائل بیان کیے ہیں ان کا پاس ولحاظ رکھا جائے اور ان کو بلا وجہ اور ناجائز ہدفِ تنقید بنانے سے گریز کیا جائے۔

علماء کا حق نہ پہچاننے والے کے متعلق اس قدر سخت وعید کی وجہ یہی ہے کہ یہ انبیاء کے حقیقی وارث ہوتے ہیں، ان علماء ہی کی وجہ سے ہم تک دِین پہنچا ہے، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین رحمہم اللہ کے احوال و آثار پہنچے ہیں۔ان کی خدمات ہی کے بدولت ہم اسلام کو اس کی اصلی صورت میں اپنائے ہوئے ہیں اور ان ہی کے طفیل ہم احکامِ شریعت جاننے کے لائق ہوئے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر علماء نہ ہوتے؛ جو علم کو نقل کرتے اور نسل در نسل لوگوں کو تعلیم سے آراستہ کرتے ہیں تو یقیناً تمام لوگ تباہ ہو جاتے۔اسی لیے علماء کو نبیوں کا وارث کہا گیا ہے۔

رسائل ابن حزم: 3/ 152

لہٰذا ہمیں طنز وتنقیص کے نشتر چلانے کی بجائے ان محسنین کا احسان مند ہونا چاہیے کہ یہ ہمیں دین سے آشنائی بخشتے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہیں، ربِ کریم کی باتیں بتاتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی سنتیں سمجھاتے ہیں اور ہمیں دُنیوی امور میں شرعی راہنمائی دینے کے ساتھ ساتھ ہماری آخرت کو سنوارنے کی بھی فکر پالے رکھتے ہیں۔ یہ ان کا ایسا احسان ہے کہ جس کا بدلہ ہم چکا نہیں سکتے۔

علماء پر زبانِ طعن دراز کرنے سے گریز کیجیے:

آج کا المیہ یہ ہے کہ جس بندے کی اپنے گھر کے چار افراد میں عزت اور حیثیت نہیں ہوتی وہ بھی مسجد کے امام و خطیب اور علماء کے متعلق گز گز لمبی زبان چلاتا ہے۔ یہ درحقیقت دانستہ و نادانستہ اور شعوری و لاشعوری طور پر دین سے بیزاری اور نفرت کا اظہار ہے کہ دِین داروں سے بُغض رکھا جائے۔ ہاں اگر کسی عالم میں کوئی خامی پائی جاتی ہے تو آپ میں اس کی اصلاح کا جذبہ ہونا چاہیے، نہ کہ اس کو اُچھال کر اس کی تذلیل کرنے کی غلیظ خواہش ہونی چاہیے۔ اصلاح کی بہترین صورت یہ ہے کہ آپ علیحدگی میں اس کی خامی اس پر واضح کریں تاکہ وہ اسے دُور کر لے۔ اگر وہ پھر بھی اپنی اصلاح نہ کرے تو چند معتبر اور مصلح قسم کے علماء کے ذریعے اس کی اصلاح کی کوشش کر لینی چاہیے۔ پھر دیکھا گیا ہے کہ ایک دو مولوی حضرات کی چند خامیاں دیکھ کر تمام علماء کو ہی برا اور غلط کہنا شروع کر دیا جاتا ہے۔ کیا معاشرے کے باقی تمام شعبوں اور میادِین سے وابستہ افراد کے ساتھ بھی ایسا ہی رویہ اپنایا جاتا ہے؟ ہرگز نہیں! تو پھر یہ امتیازی اور نازیبا سلوک علماء ہی کے ساتھ کیوں؟ اوّلاً تو اس کے ذِمے دار کسی حد تک خود علماء بھی ہیں کہ انہوں نے اپنا مقام خود ہی نہیں منوایا۔ اس کی ایک وجہ ضرورت سے زیادہ عاجزی یا احساسِ کمتری ہو سکتی ہے اور دوسری وجہ چند ایک (دُنیا پرست) علماء کی حرکات ہیں۔ جن میں خودداری، استغناء اور حیا کا فقدان ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت پھر بھی یہی ہے کہ قابلِ اعتراض علماء بہت کم ہیں مگر عوام (خاص طور پر دِین بیزار طبقے) کا علماء کے ساتھ بُغض بہت زیادہ ہے، جو کسی بھی جائز وجہ اور سبب کی بنا پر نہیں ہوتا بلکہ سراسر خبثِ باطن کا اظہار ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ سے ڈر جانا چاہیے اور اس بد باطنی سے اجتناب کرنا چاہیے۔ امام ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ أَطْلَقَ لِسَانَهُ فِي الْعُلَمَاءِ بِالثَّلْبِ ، ابْتَلَاهُ اللّٰهُ تَعَالَى قَبْلَ مَوتِهِ بِمَوتِ الْقَلْبِ.

”جو شخص علماء کے بارے میں زبان کھول کر سب وشتم کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو مرنے سے پہلے دِل کی موت کی آزمائش میں ضرور ڈالے گا۔“

تبیین کذب المفتری، ص: 425

اور سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے بہت ہی خوب صورت نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

إِنِ اسْتَطَعْتَ فَكُنْ عَالِماً ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَكُنْ مُتَعَلِّماً ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَأَحِبَّهُمْ ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَلَا تُبْغِضْهُمْ.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’اگر ہو سکے تو تم عالم بن جاؤ، اگر عالم نہ بن سکو تو متعلم (طالب علم) بن جاؤ، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ان سے محبت کرنے لگ جاؤ اور اگر تم سے یہ بھی نہ ہو سکے تو (کم از کم) ان سے بغض نہ رکھو۔‘‘

سیرة عمر بن عبد العزیز، ص: 137

خلاصہ خطبہ

علم کا خاتمہ اور جہالت کا پھیلنا، علامتِ قیامت:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ وَيَثْبُتَ الجَهْلُ)) [البخاری: 80 ۔ ومسلم: 2671]

سیدنا عبداللہ اور سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا العِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الهَرْجُ)) وَالهَرْجُ: القَتْلُ. [صحیح البخاری: 7062]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ العَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الهَرْجُ)) قَالُوا: وَمَا الهَرْجُ؟ قَالَ: ((القَتْلُ القَتْلُ)). [صحیح البخاری: 6037 ۔ صحیح مسلم: 157]

امام ابن بطال رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَجَمِيعُ مَا تَضَمَّنَهُ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنَ الْأَشْرَاطِ قَدْ رَأَيْنَاهَا عِيَانًا فَقَدْ نَقَصَ الْعِلْمُ وَظَهَرَ الْجَهْلُ وَأُلْقِيَ الشُّحُّ فِي الْقُلُوبِ وَعَمَّتِ الْفِتَنُ وَكَثُرَ الْقَتْلُ.

فتح الباری لابن حجر: 13/ 16

علم کے اُٹھنے سے علماء کا فوت ہونا مراد ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ العِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ العِبَادِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ العِلْمَ بِقَبْضِ العُلَمَاءِ، حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا)) [صحیح البخاری: 100]

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ يُبَيِّنُ أَنَّ الْمُرَادَ بِقَبْضِ الْعِلْمِ لَيْسَ هُوَ مَحْوُهُ مِنْ صُدُورِ حُفَّاظِهِ وَلٰكِنْ مَعْنَاهُ أَنَّهُ يَمُوتُ حَمَلَتُهُ وَيَتَّخِذُ النَّاسُ جُهَّالًا يَحْكُمُونَ بِجَهَالَاتِهِمْ فَيَضِلُّونَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَيَضِلُّونَ. [شرح صحيح مسلم للنووی: 16/ 223]

عالم کی موت سے زمین کی خرابی و ویرانی:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا﴾ [الرعد: 41]

کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

خَرَابُهَا بِمَوْتِ فُقَهَائِهَا وَعُلَمَائِهَا وَاَهْلِ الْخَيْرِ مِنْهَا. [تفسیر ابن کثیر: 4/ 472]

اسی ضمن میں ایک عرب شاعر کا شعر ہے:

اَلْأَرْضُ تَحْيَا إِذَا مَا عَاشَ عَالِمُهَا
حَتّٰى يَمُتْ عَالِمٌ مِنْهَا يَمُتْ طَرْفٌ

متبعِ سنت کی موت کا صدمہ!

امام ایوب السختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيَبْلُغُنِى أَنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ مَاتَ فَكَأَنَّمَا أَفْقِدُ بَعْضَ أَعْضَائِى. [حلیۃ الأولیاء: 3/ 9]

علماء کے وجود کی برکات:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْبَرَكَةُ مَعَ أَكَابِرِكُمْ)) [ابن حبان: 559 ۔ صحیح الجامع: 2884]

علماء کے وجود کے ثمرات:

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَو لَا الْعُلَمَاءُ لَصَارَ النَّاسُ مِثْلَ الْبَهَائِمِ. [صید الخاطر ، ص: 193]

علماء درخشندہ ستارے ہیں:

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں:

مَثَلُ الْعُلَمَاءِ فِى النَّاسِ كَمَثَلِ النُّجُومِ فِى السَّمَاءِ ، يُهْتَدٰى بِهَا. [أخلاق العلماء للآجری: 29]

عالم کا خلا کوئی نہیں پُر کرسکتا!

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَوْتُ الْعَالِمِ ثُلْمَةٌ فِى الإِسْلَامِ لَا تَسُدُّهَا شَىءٌ مَا طُرِدَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ. [جامع بیان العلم: 1/ 595]

علمِ قلیل سے بھی محرومی:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مؤرخ اسلام امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ ''لوگوں کو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔'' آج اس تھوڑے علم میں سے بھی تھوڑا سا ہی باقی رہ گیا ہے۔ (علم والے) لوگ بھی تھوڑے سے ہی باقی رہ گئے ہیں اور پھر ان میں باعمل لوگ اس سے بھی تھوڑے ہیں۔ [تذكرة الحفاظ: 3/ 1031]

ہم عمل سے عاری قوم:

سیدنا زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا ، فَقَالَ: ((ذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ ، وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، وَنُقْرِئُهُ أَبْنَاءَنَا ، وَيُقْرِئُهُ أَبْنَاؤُنَا أَبْنَاءَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأَرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ ، أَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ لَا يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا؟)) [سنن ابن ماجه: 4048]

نماز اور روزے سے لاعلمی:

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ حَتّٰى لَا يُدْرٰى مَا صِيَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ ، وَلَيُسْرٰى عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ ، فَلَا يَبْقٰى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ ، وَتَبْقٰى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ ، يَقُولُونَ: أَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، فَنَحْنُ نَقُولُهَا)) [سنن ابن ماجه: 4049]

اللہ کے نام لیواؤں سے زمین خالی:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اللّٰهُ، اللّٰهُ)) [صحيح مسلم: 148]

بزرگ علماء کی موجودگی کو غنیمت جانیں:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا أَخَذُوا الْعِلْمَ عَنْ أَكَابِرِهِمْ ، فَإِذَا أَتَاهُمْ مِنْ أَصَاغِرِهِمْ فَقَدْ هَلَكُوا. [المدخل إلى السنن الكبرى: 1/ 217]

علماء سے علم بھی سیکھیں اور زُہد و اخلاق بھی:

امام احمد رحمہ اللہ کے فرزند صالح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

كَانَ أَبِي يَبْعَثُ خَلْفِي إِذَا جَاءَهُ رَجُلٌ زَاهِدٌ مُتَقَشِّفٌ لِأَنْظُرَ إِلَيهِ ، يُحِبُّ أَنْ أَكُونَ مِثْلَهُمْ أَو يَرَانِي مِثْلَهُمْ.

[طبقات الحنابلة لابن أبي يعلى: 1/ 174]

علماء کی قدر کیجیے اور احسان مند رہیے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يُجِلَّ كَبِيرَنَا ، وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا ، وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ))

[صحيح] صحيح الجامع الصغير: 5443

علماء پر زبانِ طعن دراز کرنے سے گریز کیجیے:

امام ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ أَطْلَقَ لِسَانَهُ فِي الْعُلَمَاءِ بِالثَّلْبِ ، ابْتَلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَبْلَ مَوتِهِ بِمَوتِ الْقَلْبِ.

[تبيين كذب المفترى، ص: 425]

اور سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے بہت ہی خوب صورت نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

إِنِ اسْتَطَعْتَ فَكُنْ عَالِماً ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَكُنْ مُتَعَلِّماً ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَأَحِبَّهُمْ ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَلَا تُبْغِضْهُمْ. [سيرة عمر بن عبد العزيز، ص: 137]

نوٹ:

خطباء کی سہولت کے لیے اس بار صفحے کا سائز بھی بڑا کر دیا ہے اور خطبے کے آخر میں سارے جمعے کا خلاصہ بھی پیش کیا گیا ہے، تاکہ جن خطباء کرام نے خطبے کے پرنٹ لینے ہوں؛ انہیں سارے خطبے کے پرنٹ لینے کی بجائے صرف خلاصے کے دو تین صفحات کے ہی لینا پڑیں۔ آئندہ کے خطبات میں بھی خلاصہ پیش کیا جاتا رہے گا۔

خطبہ رائٹر
حافظ فیض اللہ ناصر
03214697056

خطبہ حاصل کرنے کے لیے
03034125519
03014843312
03424449009

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com